

میں تیری کتاب کا پرستار اور تیرے پاک بنی کا محب ہوں، میرے لیے آزادی کا فرمان صادر کر دے۔

یہ بھی عرض کر دینا چاہیے کہ مرزا غالب ناسزا امور میں بھی برابر سزاوار طریقے کے قائل رہے، مثلاً وہ فرماتے ہیں :

بادہ بہ و ام خوردہ و زربہ قمار باختہ

وہ کہ زہر چہ ناسزا ست ہم بہ سزا نہ کردہ ایم

یعنی شراب اُدھار پیتے رہے اور پیسے جوٹے میں ہار دیے۔ افسوس کہ ہم نے غیر شایاں افعال بھی شایان طریق پر نہ کیے۔ جو پیسے جوٹے میں ہارے، وہ شراب کی قیمت میں ادا کیے جاسکتے تھے، یہ شایاں طریقہ تھا۔

۱۔ لغات۔ ہلاک : ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفائے گل  
مثلاً ہوا، والہ و شیفۃ۔

ببل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل  
شرح : اس شعر کا  
آزادی نسیم مبارک کہ ہر طرف  
دوسرا مصرع پہلے ایک غزل  
ٹوٹے پڑے ہیں حلقہٴ دامِ ہوائے گل  
میں آچکا ہے، یعنی :

جو تھا سو موجِ رنگ کے دھوکے میں مر گیا  
ببل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل  
اے والے نالہ لبِ خوئیں نواے گل  
کہتے ہیں جس کو عشق، خلل ہے دماغ کا

خوش حال اس حریفِ سیہ مست کا کہ جو  
شعر کا مطلب یہ ہے کہ ببل  
اے والے نالہ لبِ خوئیں نواے گل  
کی حالت دیکھیے، وہ پھولوں کے  
خوش حال اس حریفِ سیہ مست کا کہ جو  
عشق کے فریب میں مر مٹی ہے۔

رکھتا ہو، مثلِ سایہ گل، سر بہ پائے گل  
پھول وفاداری کریں گے حالانکہ  
حسن اور وفا ایک جگہ جمع نہیں ہو  
سکتے۔ یہ ببل کی فریبِ خود دگی